سبق نمبر 2

موضوع

آیت خاتم النبیین کی علمی تحقیقی تفسیر

مرتب

مولانا سعد کامران

سبق نمبر 2

آیت خاتم النبیین کی علمی تحقیقی تفسیر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔ (سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40)

(ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے)

"آیت کا شان نزول"

عرب معاشرے میں یہ قبیح رسم موجود تھی کہ وہ لے پالک بیٹے کو حقیقی بیٹا سمجھتے تھے اور اس لے پالک کو تمام احوال و احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی سمجھتے تھے اور مرنے کے بعد وراثت، حلت و حرمت، رشتہ ناطہ وغیرہ تمام احکام میں بھی حقیقی بیٹا ہی تصور کرتے تھے۔

جس طرح نسبی بیٹے کے مرجانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے حقیقی بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے اسی طرح وہ لے پالک بیٹے کی طلاق یافتہ یا بیوہ بیوی سے نکاح کو حرام سمجھتے تھے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کی قبیح رسم کا خاتمہ فرمایا۔

حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے اپنا بیٹا بنالیا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علہیم اجمعین نے بھی ان کو زید بن حارث کی بجائے زید بن محمد کہنا شروع کر دیا تھا۔

حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کی اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ناچاقی ہوگئی اور انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ حضرت زینبؓ سے

نکاح فرمالیں۔ تاکہ اس قبیح رسم کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے۔

جب حضور ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمالیا تو مشرکین نے اعتراض شروع کر دیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے۔

چنانچہ جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ اس ایک فقرے میں ان تمام اعتراضات کی جڑ کاٹ دی گئی ہے جو مخالفین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نکاح پر کر رہے تھے۔

ان کا اولین اعتراض یہ تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی بہو سے نکاح کیا ہے حالانکہ آپ ﷺ کی اپنی شریعت میں بھی بیٹے کی منکوحہ باپ پر حرام ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، یعنی جس شخص کی مطلقہ سے نکاح کیا گیا ہے وہ بیٹا تھا کب کہ اس کی مطلقہ سے نکاح حرام ہوتا؟ تم لوگ تو خود جانتے ہو کہ محمد ﷺ کا سرے سے کوئی بیٹا ہے ہی نہیں۔

ان کا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اچھا، اگر منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں ہے تب بھی اس کی چھوڑی ہوئی عورت سے نکاح کر لینا زیادہ سے زیادہ بس جائز ہی ہو سکتا تھا، آخر اس کا کرنا کیا ضرور تھا۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا مگر وہ اللہ کے رسول ہیں، یعنی رسول ہونے کی حیثیت سے ان پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ جس حلال چیز کو تمھاری رسموں نے خواہ مخواہ حرام کر رکھا ہے اس کے بارے میں تمام تعصبات کا خاتمہ کر دیں اور اس کی حلت کے معاملے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہنے دیں۔

پھر مزید تاکید کے لیے فرمایا اور وہ خاتم النبیین ہیں، یعنی ان کے بعد کوئی رسول تو درکنار کوئی نبی تک آنے والا نہیں ہے کہ اگر قانون اور معاشرے کی کوئی اصلاح ان کے زمانے میں نافذ ہونے سے رہ جائے تو بعد کا آنے والا نبی یہ کسر پوری کر دے، لہٰذا یہ اور بھی ضروری ہو گیا تھا کہ اس رسم جاہلیت کا خاتمہ وہ خود ہی کر کے جائیں۔

اس کے بعد مزید زور دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے یعنی اللہ کو معلوم ہے کہ اس وقت محمد ﷺ کے ہاتھوں اس رسم جاہلیت کو ختم کرا دینا کیوں ضروری تھا اور ایسا نہ کرنے میں کیا قباحت تھی۔

وہ جانتا ہے کہ اب اس کی طرف سے کوئی نبی آنے والا نہیں ہے لہٰذا اگر اپنے آخری نبی کے ذریعہ سے اس نے اس

رسم کا خاتمہ اب نہ کرایا تو پھر کوئی دوسری ہستی دنیا میں ایسی نہ ہوگی جس کے توڑنے سے یہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائے۔ بعد کے مصلحین اگر اسے توڑیں گے بھی تو ان میں سے کسی کا فعل بھی اپنے پیچھے ایسا دائمی اور عالمگیر اقتدار نہ رکھے گا کہ ہر ملک اور ہر زمانے میں لوگ اس کا اتباع کرنے لگیں، اور ان میں سے کسی کی شخصیت بھی اپنے اندر اس تقدس کی حامل نہ ہوگی کہ کسی فعل کا محض اس کی سنت ہونا ہی لوگوں کے دلوں سے کراہیت کے ہر تصور کا قلع قمع کر دے۔

"آیت خاتم النبیین کی تفسیر القرآن بالقرآن"

قرآن پاک میں 7 جگہ پر ختم کے مادے سے الفاظ آئے ہیں:

1۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر 7)

ترجمہ: اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لئے زبردست عذاب ہے۔

2۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 46)

(اے پیغمبر! ان سے) کہو: ذرا مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تمھاری سننے کی طاقت اور تمھاری آنکھیں تم سے چھین لے اور تمھارے دلوں پر مہر لگادے، تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو یہ چیزیں تمہیں لاکر دیدے؟ دیکھو ہم کیسے کیسے مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں، پھر بھی یہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں۔

3۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰي بَصَرِهٖ

غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ یَّهۡدِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۔ (سورۃ الجاثیہ آیت نمبر 23)

ترجمہ: پھر کیا تم نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنا خدا اپنی نفسانی خواہش کو بنا لیا ہے، اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہی میں ڈال دیا، اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی، اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔ اب اللہ کے بعد کون ہے جو اسے راستے پر لائے؟ کیا پھر بھی تم لوگ سبق نہیں لیتے؟

4۔

اَلۡیَوۡمَ نَخۡتِمُ عَلٰۤی اَفۡوَاهِهِمۡ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ تَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ۔ (سورۃ یس آیت نمبر 65)

ترجمہ: آج کے دن ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے، اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے، اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ کیا کمائی کیا کرتے تھے۔

5۔

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخۡتِمۡ عَلٰی قَلۡبِكَ ؕ وَ یَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۔ (سورۃ الشوری آیت نمبر 24)

ترجمہ: بھلا کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ کلام خود گھڑ کر جھوٹ موٹ اللہ کے ذمے لگا دیا ہے؟ حالانکہ اگر اللہ چاہے تو تمھارے دل پر مہر لگا دے، اور اللہ تو باطل کو مٹاتا ہے، اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعے ثابت کرتا ہے، یقیناً وہ سینوں میں چھپی ہوئی باتوں تک کو جانتا ہے۔

6۔

یُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ۔ (سورۃ المطففین آیت نمبر 25)

ترجمہ: انہیں ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگی ہوگی۔

7۔

خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِكَ فَلۡیَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ۔ (سورۃ المطففین آیت نمبر 26)

ترجمہ: اس کی مہر بھی مشک ہی مشک ہوگی۔ اور یہی وہ چیز ہے جس پر للچانے والوں کو بڑھ چڑھ کر للچانا چاہیے۔

ان سات جگہ پر معنی میں قدر مشترک یہ ہے کہ اس کا معنی یہ کیا جاتا ہے کہ کسی چیز کو اس طرح بند کرنا کہ اندر والی چیز باہر نہ جاسکے اور باہر والی اندر نہ جاسکے۔

مثلاً "**ختم الله علی قلوبهم**" اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے۔ اب ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوسکتا اور کفران کے دل سے باہر نہیں جاسکتا۔

اسی طرح ہماری زیر بحث آیت میں بھی "**خاتم النبیین**" کا مطلب یہ ہے کہ دائرہ نبوت میں جتنے نبی آنے تھے وہ آچکے۔ اب دائرہ نبوت میں نیا نبی نہیں آسکتا۔ اسی طرح دائرہ نبوت سے کوئی نبی باہر نہیں جاسکتا۔

تفسیر القرآن بالقرآن کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے آنے سے نبیوں کی تعداد پوری ہوچکی ہے۔ اب تاقیامت نیا نبی نہیں آسکتا۔

"تفسیر "خاتم النبیین" بالحدیث"

حضور ﷺ نے فرمایا:

"وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي" (ترمذی شریف حدیث نمبر 2219)

"حضور ﷺ نے فرمایا میرے بعد میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"

اس کے علاوہ ایک اور روایت میں فرمایا۔

"عن أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ " (ترمذی شریف حدیث نمبر 2272)

"بیشک رسالت اور نبوت (مجھ پر) منقطع ہوچکی ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول ہے"

ان روایات سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے خود ہی خاتم النبیین کی تشریح فرمادی کہ میرے اوپر رسالت اور نبوت منقطع ہوچکی ہے اور میرے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی نیا رسول آئے گا۔ یعنی نبیوں کی تعداد حضور ﷺ

کے آنے سے مکمل ہو چکی ہے۔

"خاتم النبیین کی صحابہ کرام رض سے تفسیر"

حضرت قتادہ رضِی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"عن قتادہ رضی اللہ عنہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ای آخرھم" (در منثور جلد 5 صفحہ 204)

"حضرت قتادہ رضِی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں کیونکہ آپ ﷺ آخر میں تشریف لائے"

حضرت حسن رضِی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"عن الحسن فی قولہ و خاتم النبیین قال ختم اللہ النبیین بمحمد وکان آخر من بعث"

"حضرت حسن رضِی اللہ عنہ سے خاتم النبیین کی یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ اللہ تعالٰی نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو محمد ﷺ پر ختم کر دیا۔ اور آپ ﷺ ان نبیوں میں سے آخری ہیں جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے"

صحابہ کرام رضوان اللہ علہیم اجمعین کی خاتم النبیین کی تفسیر سے بھی پتہ چلا کہ نبیوں کی تعداد حضور ﷺ کے آنے سے پوری ہو چکی ہے۔ اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

"خاتم النبیین اور اصحاب لغت"

آیئے اب لغت سے خاتم النبیین کا معنی متعیّن کرتے ہیں۔

امام راغب اصفہانی کی لغات القرآن کی کتاب مفردات القرآن کی تعریف امام سیوطی رح نے کی ہے۔ اور امام سیوطی رح قادیانیوں کے نزدیک مجدد بھی ہیں۔ لہذا یہ کتاب قادیانیوں کے نزدیک بھی معتبر ہے۔

امام راغب لکھتے ہیں:

"وخاتم النبیین لانہ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیئہ" (مفردات راغب صفحہ 142)

"آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ ﷺ نے تشریف لاکر نبوت کو تمام فرمادیا"

لسان العرب عربی لغت کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ یہ کتاب عرب و عجم میں مستند سمجھی جاتی ہے۔ اس میں خاتم النبیین کے بارے میں یوں لکھا گیا ہے۔

"خاتمھم و خاتمھم آخرھم عن اللحیانی و محمد ﷺ خاتم الانبیاء علیہ وعلیھم الصلوۃ والسلام "

"خاتم القوم زیر کے ساتھ اور خاتم القوم زبر کے ساتھ، اس کے معنی آخر القوم ہیں۔ اور انہیں معانی پر لحیانی سے نقل کیا جاتا ہے۔ محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں یعنی آخری نبی ہیں"

یہ تو صرف لغت کی 2 کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے جبکہ لغت کی تقریبا تمام کتابوں میں خاتم النبیین کا یہی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔

لیجئے لغت سے بھی خاتم النبیین کا یہی مطلب ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے آنے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہو گئی ہے اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

"خاتم النبیین کا ترجمہ اور قادیانی جماعت"

معزز قارئین ہم نے آیت خاتم النبیین پر علمی، تحقیقی گفتگو سے ثابت کیا کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کے آنے سے نبیوں کی تعداد مکمل ہو چکی ہے اب تاقیامت کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

اب ہم قادیانی جماعت کے اس آیت کے ترجمے اور مفہوم کا جائزہ لیتے ہیں اور آپ کو بتاتے ہیں کہ قادیانیوں کا ترجمہ کیوں غلط ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"خاتم النبیین کا مطلب ہے کہ حضور ﷺ کی کامل اتباع سے نبی بنیں گے" (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 100)

قادیانیوں کے خاتم النبیین کے کئے گئے ترجمے کے غلط ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

وجہ نمبر 1

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"مجھے نبوت تو ماں کے پیٹ میں ہی ملی تھی" (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 70)

ایک طرف تو قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اتباع سے ملتی ہے جبکہ یہاں تو مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے نبوت ماں کے پیٹ میں ہی ملی تھی۔ اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کی کون سی بات درست ہے۔

وجہ نمبر 2

مرزا قادیانی نے خود خاتم النبیین کا ایک جگہ ترجمہ لکھا ہے:

"ختم کرنے والا ہے سب نبیوں کا" (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431)

اگر یہ ترجمہ غلط ہے تو مرزا قادیانی نے یہ ترجمہ کیوں لکھا؟؟

وجہ نمبر 3

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"میرے پیدا ہونے کے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی اور لڑکا یا لڑکی نہیں ہوئی۔ گویا میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد تھا" (روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479)

اگر خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مہر سے نبی بنتے ہیں تو خاتم الاولاد کا بھی یہی مطلب ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی کی مہر سے مرزا قادیانی کے والدین کے گھر میں اولاد پیدا ہوگی۔ کیا قادیانی یہ معنی خاتم الاولاد کا کریں گے؟

یقیناً یہ ترجمہ نہیں کریں گے تو پتہ چلا کہ قادیانیوں کا کیا گیا ترجمہ سرے سے ہی باطل ہے۔

وجہ نمبر 4

ایک طرف قادیانی کہتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مہر سے ایک سے زائد نبی بنیں گے۔ جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی اور قادیانی جماعت کا موقف ہے کہ صرف مرزا قادیانی کو ہی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کامل اتباع سے نبوت ملی ہے۔

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406)

مرزا قادیانی کے بعد خلافت ہے نبوت نہیں۔ تو اس طرح حضور ﷺ خاتم النبی ہوئے، خاتم النبیین نہ ہوئے۔ اس لئے خود یہ ترجمہ قادیانیوں کے لحاظ سے بھی باطل ہے۔

وجہ نمبر 5

اگر خاتم النبیین کا یہ مطلب لیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نبوت ملے گی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسی علیہ السلام تک انبیاء کے خاتم نہیں بلکہ اپنے سے بعد آنے والے نبیوں کے خاتم ہیں۔ اور یہ بات قرآن وحدیث کی منشاء کے خلاف ہے۔

وجہ نمبر 6

یہ معنی محاورات عرب کے بھی بالکل خلاف ہے کیونکہ پھر خاتم القوم اور خاتم المھاجرین کے بھی یہی معنی کرنے پڑیں گے کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور اس کی مہر سے مھاجر بنتے ہیں۔ اور یہ ترجمہ خود قادیانیوں کے نزدیک بھی باطل ہے۔

قادیانیوں کو چیلنج:

اگر کوئی قادیانی قرآن پاک کی کسی ایک آیت سے یا کسی ایک حدیث سے یا کسی صحابی یا تابعی کے قول سے خاتم النبیین کا یہ معنی دکھادے کہ حضور ﷺ کی مہر سے یعنی کامل اتباع سے نبی بنتے ہیں تو اس قادیانی کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔ لیکن:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں